السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں صراحتاکہتاہوں کہ میں سوالات میں آپ کے جوابات سے بہت حیران ہواہوں کہ آپ نے سوالات کے جوابات بہت ہی ذہانت وفطانت سے دیے ہیں۔ میں حقیقتاً اسلام کے بارے میں مزید معلومات چاہتا ہوں۔ لیکن میں جہاں ہر بار ایک نئی چیز سیکھتا ہوں وہاں کچھ شبہ میں بھی پڑجاتاہوں۔ اس بار میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ صحیح ہے۔ کہ قرآن مجید مرد کےلیے اپنی بیوی کومارنا پیٹنا یا دانتوں سے کاٹنا جائز قرار دیتا ہے؟اور اگر جواب اثبات میں ہے تومیں اس کی تفصیلی وضاحت چاہتا ہوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں کہیں بھی ایسی آیت نہیں جس سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہوکہ مرد اپنی بیوی کو دانتوں سے کاٹ سکتا ہے۔

1۔ قرآن کریم توخاوند کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ احسان کرے اوراس سے حسن معاشرت اختیار کرے حتیٰ کہ اگر قلبی محبت ختم بھی ہوجائے توبھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اس کے متعلق قرآن مجید میں کچھ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

وَعاشِروهُنَّ بِالمَعروفِ فَإِن كَرِهتُموهُنَّ فَعَسىٰ أَن تَكرَهوا شَيـًٔا وَيَجعَلَ اللَّهُ فيهِ خَيرًا كَثيرًا ١٩ ... سورة النساء

"اوران (عورتوں) کے ساتھ اچھے انداز میں بودوباش اختیار کرو، گوتم انہیں ناپسند ہی کرو لیکن بہت ہی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو برا جانو اوراللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی بھلائی پیدا کردے۔"

2۔ قرآن مجید نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ عورت کےاپنے خاوند پرکچھ حقوق ہیں اوراسی طرح خاوند کے بھی اس کی بیوی پرکچھ حقوق ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید ذکر کرتا ہے:

وَلَهُنَّ مِثلُ الَّذى عَلَيهِنَّ بِالمَعروفِ وَلِلرِّجالِ عَلَيهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزيزٌ حَكيمٌ ٢٢٨ ... سورة البقرة

"اورعورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے اوراللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔"

مندرجہ بالا آیت اس بات پردلالت کرتی ہے کہ مرد کو عورت پرکچھ زیادہ حقوق حاصل ہیں جوکہ خرچہ وغیرہ میں اس کی مسئولیت اورذمہ داری کے بدلے میں ہیں۔

3۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کواپنی بیوی کے بارے میں احسان اوراس کی عزت کرنے کی وصیت فرمائی ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تولوگوں میں سب سے بہتر اسی شخص کوقرار دیا ہے جواپنے اہل وعیال کے ساتھ احسان کرتا ہے فرمایا:

«"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي"»

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جواپنے گھر والوں کےلیے سب سے بہتر ہے اورمیں اپنے گھر والوں کےلیے تم میں سب سے زیادہ بہتر ہوں۔" (صحیح۔ صحیح ترمذی ترمذی (3895) کتاب المناقب: باب فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن ماجہ (1977) کتاب النکاح باب حس معاشرة النساء)

4۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ:

"تم عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی امان سے حاصل کیا ہے اوران کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمے سے حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہووہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو۔ اگروہ ایسا کریں توتم انہیں مارکی سزادو جوزخمی نہ کرے اورشدید تکلیف دہ نہ ہواوران کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اوراحسن اندازس نان ونفقہ اوررہائش دو۔" (مسلم (1218) کتاب الحج: باب حجة النبیؐ)

اورحدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "جسے تم ناپسند کرتے ہووہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو" کا معنی یہ ہے کہ وہ انہیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیں جنھیں تم اپنے گھر میں داخل کرنا اوربٹھانا ناپسند نہیں کرتے خواہ وہ اجنبی مرد ہویا کوئی عورت یا خاوند کے رشتہ دارسب اس ممانعت میں شامل ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر بیوی خاوند کی نافرمانی کرتی ہے تواسے شدید مار نہیں البتہ ہلکا سا مارا جاسکتا ہے۔ یہ اجازت بھی اسی طرح ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں فرمایا ہے کہ:

وَالّٰتى تَخافونَ نُشوزَهُنَّ فَعِظوهُنَّ وَاهجُروهُنَّ فِى المَضاجِعِ وَاضرِبوهُنَّ فَإِن أَطَعنَكُم فَلا تَبغوا عَلَيهِنَّ سَبيلًا إِنَّ اللَّهَ كانَ عَلِيًّا كَبيرًا ٣٤ ... سورة النساء

"جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمھیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔"

تو جب عورت اپنے خاوند کے خلاف سرکشی کرے اس کی مخالفت کرے اور اس کی بات تسلیم نہ کرے تو وہ اس کے ساتھ یہ تین طریقے استعمال کرے سب سے پہلے اسے وعظ و نصیحت کرے، پھر بستر سے علیحدگی اور پھر آخر میں مار لیکن اس میں بھی یہ شرط ہے کہ وہ شدید قسم کی مار نہ ہو، جس سے اسے زخم ہو یا پھر ہڈی ٹوٹنے کا خدشہ ہو۔

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ایسی مار ہے جو اپنا اثر نہ چھوڑے۔ امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (حدیث میں موجود) غیر شدید مار کے بارے میں دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا مسواک وغیرہ سے مارے۔

واضح رہے کہ اس مار سے عورت کو اذیت دینا یا اس کی توہین کرنا مقصود نہیں بلکہ مقصود صرف اسے یہ شعور دلانا ہے کہ وہ اپنے خاوند کے حق میں غلطی کر رہی ہے۔ اور اس کے خاوند کو اس کی اصلاح کرنے کا حق حاصل ہے۔
(واللہ اعلم) (شیخ محمد المنجد)
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص334

محدث فتویٰ